

سپریم کورٹ رپورٹس۔ [2003]۔ ایس۔ یو۔ پی۔ پی۔ 2۔ ایس۔ سی۔ آر

بہار اسٹیٹ منرل ڈیولپمنٹ کارپوریشن اور دیگر

بنام

اینکون بلڈرز (ا) پرائیویٹ لمیٹڈ

21 اگست 2003

[وی۔ این۔ کھرے، سی۔ جے اور ایس۔ بی۔ سنہا، جسٹسز]

ثالثی ایکٹ، 1940:

ثالثی معاہدہ۔ تعصب۔ کا اثر۔ منعقد: حقیقی تعصب فیصلے پر اثر انداز ہوتا ہے، مدعی کو منصفانہ مقدمے کی سماعت سے محروم کر دیتا ہے۔ یہ ثالث کو نااہل کرنے کا باعث بنے گا۔ کیس کے حقائق اور حالات میں اتھارٹی کی طرف سے تعصب ثالث کے طور پر کام کرنے کے لیے اس کے دائرہ اختیار کی جڑ تک جاتا ہے جس سے اس کی پوری کارروائی کا عدم ہو جاتی ہے۔ عدالت عالیہ نے صحیح طور پر فیصلہ دیا کہ ایک ٹیننگ ڈائریکٹر جرمانہ عائد کرنے/معاہدہ ختم کرنے کا اختیار رکھتا ہے؛ ثالث کا کردار ادا نہیں کر سکتا۔

الفاظ اور جملے:

حقیقی تعصب۔ 'معنی۔ ثالثی ایکٹ، 1940 کے تناظر میں۔

اپیلنٹ کارپوریشن نے معاہدے کے مطابق مدعا علیہ فرم کو مٹی، ریت کے پتھر وغیرہ کو ہٹانے کا معاہدہ دیا تھا تا کہ اسے ڈمپ یارڈ میں ڈھیر کیا جاسکے۔ مدعا علیہ اپنی ذمہ داری پوری کرنے میں ناکام رہا جس کے نتیجے میں باقی کام اپیل کنندہ کارپوریشن نے کسی دوسری ایجنسی سے کرایا؛ اس طرح اسے بہت بڑا نقصان اٹھانا پڑا۔ اس کے لیے اس نے مجوزہ ثالثی معاہدے کی درخواست کی؛ مدعا علیہ نے اپیل کنندہ کارپوریشن کے خلاف بھی دعویٰ

کیا۔ معاملہ ثالث، اپیلنٹ نمبر 2 کے سامنے زیر التوا تھا۔ دریں اثنا، مدعا علیہ نے ثالثی شق یعنی معاہدے کی شق 60 کے جواز پر سوال اٹھایا۔ ٹرائل کورٹ نے عرضی گزار نمبر 2 کو ثالث کے طور پر کام کرنے سے روکنے کی اجازت دے دی۔ ناراض، اپیل کنندہ نے اپیل دائر کی، جسے عدالت عالیہ نے مسترد کر دیا۔ لہذا موجودہ اپیل۔

اپیل کنندہ کے لیے یہ دعویٰ کیا گیا کہ معاہدے کی شق 60 ثالثی معاہدے کے ضروری اجزاء کو مطمئن کرتی ہے؛ کہ پرنسپل کے ملازم کو ثالث کے طور پر نامزد کیا جاسکتا ہے اور اس کی طرف سے تعصب کا تصور نہیں کیا جانا چاہیے۔

مدعا علیہ کی جانب سے یہ پیش کیا گیا کہ اپیل کنندہ کا رپوریشن نے غیر قانونی طور پر کسی دوسری ایجنسی کو کام دوبارہ مختص کیا ہے۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت نے۔

منعقد: 1.1۔ اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ ثالثی کے معاہدے میں فریقین کے درمیان وسیع اتفاق رائے ہونا چاہیے کہ تنازعات اور اختلافات کو گھریلو ٹریبونل کو بھیجا جانا چاہیے۔ لیکن گھریلو ٹریبونل کو غیر جانبدار ہونا چاہیے۔ یہ قانون کا ایک اچھی طرح سے طے شدہ اصول ہے کہ کوئی شخص اپنے مقصد کا خود جج نہیں ہو سکتا۔ یہ مزید اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ انصاف نہ صرف کیا جانا چاہیے بلکہ ظاہر ہے کہ کیا گیا ہے۔ [G، F-817]

1.2۔ حقیقی تعصب ایک خود کارنا اہلی کا باعث بنے گا جہاں فیصلہ ساز کو کیس کے نتائج میں دلچسپی دکھائی جاتی ہے۔ حقیقی جانبداری ایک ایسے ثالث کی نشاندہی کرتا ہے جو کسی فیصلے کو جانبداری یا جانبداری سے متاثر ہونے کی اجازت دیتا ہے اور اس طرح مدعی کو غیر جانبدار ٹریبونل کے ذریعے منصفانہ مقدمے کی سماعت کے بنیادی حق سے محروم رکھتا ہے۔ چونکہ دوسرے اپیل کنندہ کی طرف سے تعصب، مینجنگ ڈائریکٹر ہونے کے ناطے ثالث کے طور پر کام کرنے کے لیے اس کے دائرہ اختیار کی جڑ تک جاتا ہے، اس لیے پوری کارروائی کا عدم ہے۔ ایک ایسا حکم جس میں موروثی دائرہ اختیار کا فقدان ہو وہ کا عدم ہوگا اور اس طرح، معافی یا روک امر مانع تقریر مخالف طریقہ کار کے قانون کا ایسی صورت حال میں کوئی اطلاق نہیں ہوگا۔ [E، D-821؛ A-818؛ H-817]

کماؤں منڈل وکاس نغم لمیٹڈ بنام گرجا شکر پنت اور دیگران [2001] 1 ایس سی سی 182، پرا نحصار کیا۔

حکومت کے سکریٹری، محکمہ ٹرانسپورٹ مدراس بنام منوسوامی مدالیار اور دیگران (1988) ایس سی 2232؛ مائیکل گولوڈیٹز اور دیگران بنام سیراج الدین اینڈ کمپنی اے آئی آر (1963) ایس سی 1044؛ ریاست اڑیسہ اور دیگران بنام نارائن پرساد اور دیگران [1996] 5 ایس سی سی 740 اور ریاست یوپی بنام پٹر چند، [1980] 2 ایس سی سی 341، ممتاز۔

ڈی اسمتھ، وولف اور جوویل کی طرف سے ایڈمنسٹریٹو ایکشن کا عدالتی نظر ثانی (صفحہ 527 پر پانچواں ایڈیشن)؛ سرمائیکل بے مسئل اور اسٹیورٹ سی بونڈ کی طرف سے انگلینڈ میں تجارتی ثالثی کا قانون اور عمل؛ اور ثالثی پرنسپل، 22 ویں ایڈیشن، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی ایپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 1997 کی دیوانی اپیل نمبر 2025۔

1995 (آر) کے ایم اے نمبر 176 میں پٹنہ عدالت عالیہ کے مورخہ 10.9.96 کے فیصلے اور حکم

سے۔

درخواست گزاروں کی طرف سے دیش دویدی، کمار را جیش سنگھ اور بی بی سنگھ۔

جواب دہندہ کے لیے ای سی و دیا ساگر (این پی)

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا۔

ایس۔ بی۔ سنہا، جسٹس۔ عدالت عالیہ کے سامنے اپیل کنندگان 1995 (آر) کی متفرقات اپیل نمبر 176 میں عدالت عالیہ آف پٹنہ، رانچی، رانچی کے ذریعے منظور کردہ 10.9.1996 کے فیصلے اور حکم کے خلاف ہمارے سامنے اپیل کر رہے ہیں جس میں اپیل کنندگان کی طرف سے پیش کی گئی اپیل کو مسترد کر دیا گیا ہے جو کہ ثالثی

ایکٹ، 1940 (مختصر طور پر ایکٹ) کی دفعہ 39(1)(i) کے لحاظ سے ہے، ماتحت جج -VI، رانچی کے ذریعے منظور کردہ 11.9.1995 کے حکم کے خلاف، جس میں ثالثی (متفرقات) 1995 کا مقدمہ نمبر 39 مدعا علیہ کی طرف سے یہاں دائر کیا گیا۔

معاملے کی بنیادی حقیقت متنازعہ نہیں ہے۔ یہاں اپیل نمبر 1 نے مٹی، ریت کے پتھر، شیل، کنگولیرٹس/کونکے وغیرہ کو ہٹانے اور اسے 1 کلومیٹر کے فاصلے تک ڈھیر کرنے کے لیے ٹینڈر طلب کیا۔ اپیل نمبر 1 کے جاری کردہ ٹینڈر کو مدعو کرنے والے نوٹس کے مطابق یا اسے آگے بڑھانے کے لیے، مدعا علیہ نے یہاں اپنا ٹینڈر جمع کیا جسے قبول کر لیا گیا۔ اپیل گزاروں کے مطابق، مدعا علیہ ماہانہ 10000 ملین ٹن کونکے پیدا کرنے میں ناکام رہا اور اسے ڈمپ یارڈ میں ڈھیر کرنے میں نظر انداز کیا جو کہ 17.3.1992 کے معاہدے کا موضوع تھا، جس کے نتیجے میں بقایا کام کسی دوسری ایجنسی کے ذریعے کیا گیا۔

اپیل گزاروں کے مطابق، مدعا علیہ کی طرف سے مذکورہ بالا غلطی اور کمیشن کی وجہ سے، اسے بہت بڑا نقصان اٹھانا پڑا۔ تاہم، مدعا علیہ کا معاہدہ یہاں اپیل نمبر 2 کے ذریعے واضح طور پر منسوخ نہیں کیا گیا تھا۔ یہاں مدعا علیہ نے مبینہ طور پر 17.3.1992 کے مذکورہ معاہدے میں موجود مطلوبہ ثالثی معاہدے کی درخواست کی۔

شق 37، 59 اور 60 جو اپیل گزاروں کے مطابق اس مقدمے کے مقصد کے لیے متعلقہ ہیں، اس طرح پڑھیں:

"37- مندرجہ ذیل واقعات میں معاہدہ ختم کرنا کارپوریشن کے مینجنگ ڈائریکٹر کی مکمل صوابدید پر ہوگا۔

a- اگر کھدائی کا کام غیر تسلی بخش پایا جائے۔

b- اگر ایجنسی اخلاقی انحطاط سے متعلق کسی کارروائی میں ملوث ہو۔

c- اگر ایجنسی کانوں میں امن کی خلاف ورزی کرنے والی کسی کارروائی میں ملوث ہو یا معاہدے کی تاریخ انقضا ہونے سے پہلے کام روک دے۔

d- اگر ایجنسی یہاں موجود کسی بھی شرائط و ضوابط کی تعمیل کرنے میں ناکام رہتی ہے یا جس پر کام کے نفاذ کے لیے باہمی اتفاق رائے ہوگا۔

e۔ اگر ایجنسی انتظامیہ کے احاطے سے اور کارپوریشن کے مجاز نمائندے کی موجودگی میں موجودہ ایکٹ/ایوارڈز کے مطابق کارکنوں کو مکمل اجرت ادا کرنے میں ناکام رہتی ہے۔

معاهدے کو ختم کرنے سے پہلے، اس معاہدے میں دیے گئے پتے ذریعے رجسٹرڈ ڈاک کے تحت ایک ماہ کا نوٹس ایجنسی کو معاہدے اور کارپوریشن کے تحت حق اور دعوے ذریعے بلا تعصب دیا جائے گا؛ اسے اس مالی نقصان کے لیے اس رقم کو ایڈجسٹ کرنے کا حق ہوگا جو کارپوریشن کو اس طرح کی کارروائیوں یا کمیشن کی وجہ سے ایجنسی کے بلوں یا ضمانتی رقم یا بزنس جمع یا دیگر قانونی کارروائیوں کے ذریعے ہو سکتا ہے۔

59۔ اگر معائنہ کے دوران یا کارپوریشن کے افسران کی رپورٹوں پر نیجنگ ڈائریکٹر کو معلوم ہوتا ہے کہ ورکنگ آپریشن کسی کارکن کی طرح نہیں کیا جاتا ہے یا کارکنوں کو ادائیگی بروقت نہیں کی جاتی ہے اور قواعد و ضوابط کی دفعات کے مطابق وہ خلاف ورزیوں کی سنگینی کے لحاظ سے ایجنسی پر ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ پانچ ہزار روپے تک جرمانہ عائد کر سکتا ہے۔

60۔ معاہدے سے پیدا ہونے والے کسی بھی تنازعہ کی صورت میں، معاملہ نیجنگ ڈائریکٹر، بہار اسٹیٹ منرل ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ، رانچی کو بھیجا جائے گا، جس کا فیصلہ حتمی اور پابند ہوگا۔

مدعا علیہ نے مبینہ طور پر اپیل گزاروں کے خلاف دعویٰ بھی کیا۔ کہا جاتا ہے کہ تنازعات کو یہاں اپیل نمبر 2 کے حوالے کیا گیا تھا جو کہ مذکورہ معاہدے کی شق 60 کے مطابق ہے۔ لیکن مذکورہ تنازعہ کا حوالہ کس نے دیا اور یہ کیسے کیا گیا یہ ریکارڈ سے ثابت نہیں ہوتا ہے۔

مبینہ طور پر، 22.6.1995 اپیل نمبر 2 کے سامنے معاملے کی سماعت کے لیے مقرر کردہ تاریخ تھی جسے بعد میں 6.7.1995 تک ملتوی کر دیا گیا۔ یہاں مدعا علیہ نے 15.7.1995 کے ایک خط کے ذریعے معاہدے کی شق 60 کی صداقت پر سوال اٹھایا۔

اس کے بعد اس نے ماتحت جج-VI، رانچی کی عدالت میں ایکٹ کی دفعہ 33 کے تحت درخواست دائر

کی۔ مذکورہ درخواست کی اجازت فاضل ماتحت جج نے ایک تاریخ کے 11.9.1995 کے حکم کی وجہ سے دی تھی، جس کے تحت اور اس کے تحت، اپیلنٹ نمبر 2 کو ثالث کے طور پر کام کرنے سے روک دیا گیا تھا۔ جج نے مزید کہا کہ معاہدے کی شق 60 کو ثالثی کا معاہدہ نہیں سمجھا جاسکتا۔

اس سے ناراض اور اس سے غیر مطمئن، اپیل گزاروں نے عدالت عالیہ کے سامنے اپیل کو ترجیح دی۔ تنازعہ فیصلے کی وجہ سے، مذکورہ اپیل کو مسترد کر دیا گیا۔ اپیل کنندگان مذکورہ فیصلے کے خلاف ہمارے سامنے اپیل کر رہے ہیں۔

اپیل گزاروں کی جانب سے پیش ہونے والے فاضل وکیل جناب دنیش دویدی پیش کریں گے کہ درج ذیل عدالتیں تنازعہ فیصلہ منظور کرنے میں غیر قانونی ہونے کا اظہار کرتی ہیں کیونکہ ان کا مؤقف ہے کہ معاہدے کی شق 60 ثالثی معاہدہ نہیں ہے کیونکہ یہ قانون کی دفعہ 2(a) میں موجود اس کی تعریف کو پورا کرتی ہے، جہاں تک کہ اس میں ثالثی معاہدے کے درج ذیل ضروری عناصر شامل ہیں، یعنی (a) معاہدہ تحریری طور پر ہے؛ (b) معاہدہ موجودہ یا مستقبل کا فرق پیش کرنا ہے؛ (c) تنازعہ کو نامزد کردہ معاہدے کے حوالے کیا جانا ہے۔ ثالث؛ اور (d) ثالث کا فیصلہ حتمی ہے۔

فاضل وکیل یہ دعویٰ کرے گا کہ چونکہ ثالثی کے ضروری عناصر معاہدے کی شق 60 سے مطمئن ہیں، اس لیے خاص طور پر 'ثالثی' کی اصطلاح استعمال کرنا ضروری نہیں تھا اور اس کے لیے کسی خاص فارم کی ضرورت نہیں ہے۔ اس سلسلے میں ریلینس کو محترمہ پر رکھا گیا ہے۔ رکنی بائی گپتا بنام دی کلکٹر، جبل پور اور دیگران (1981) ایس سی 479۔

فاضل وکیل مزید پیش کرے گا کہ عدالت عالیہ نے مزید غلطی کی کیونکہ وہ اس حقیقت کو مد نظر رکھنے میں ناکام رہی کہ پرنسپل کے ملازم کو ثالث کے طور پر نامزد کیا جاسکتا ہے جس کی وجہ سے اس کی طرف سے تعصب کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ اس سلسلے میں حکومت کے سکریٹری، محکمہ ٹرانسپورٹ مدراس بنام منوسامی مدالیار اور دیگران (1988) ایس سی 2232، اسٹیٹ آف یو پی بنام پٹر چند، [1980] 2 ایس سی سی 341، کے کے مودی بنام ایم این مودی اور دیگران جے ٹی (1998) 1 ایس سی 407، مائیکل گولوڈیٹر اور دیگران بنام سیراج الدین اینڈ کو اے آئی آر (1963) ایس سی 1044 اور ریاست اڑیسہ اور دیگران بنام نارائن پرساد اور دیگران [1996] 5

ایس سی سی 740 پر مضبوط انحصار رکھا گیا ہے۔

اس اپیل میں غور کے لیے جو مختصر سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا درج ذیل عدالت نے معاملے کو ثالثی کے لیے بھیجنے سے انکار کر کے غیر قانونی کام کیا ہے۔

ثالثی معاہدے کے ضروری عناصر مندرجہ ذیل ہیں:

- (1) کسی سوچی سمجھی بات کے سلسلے میں موجودہ یا مستقبل کا فرق ہونا چاہیے۔
- (2) فریقین کا ارادہ ہونا چاہیے کہ وہ نجی ٹریبونل کے ذریعے اس طرح کے فرق کو حل کریں۔
- (3) فریقین کو اس طرح کے ٹریبونل کے فیصلے کے پابند ہونے کے لیے تحریری طور پر اتفاق کرنا چاہیے۔
- (4) فریقین کے درمیان اتفاق رائے ہونا چاہیے۔

اس تجویز کے حوالے سے کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ ثالثی کے معاہدے کی تشکیل کے مقصد کے لیے، اس میں 'ثالثی' کی اصطلاح کا خاص طور پر ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تاہم، عدالت عالیہ اس بنیاد پر آگے بڑھی کہ اس کیس کے حقائق اور حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے، ثالثی کے معاہدے کو نافذ کیا جاسکتا تھا۔ لہذا ہم اس بنیاد پر آگے بڑھ سکتے ہیں کہ معاہدے کی شق 60 ثالثی کا معاہدہ تشکیل دیتی ہے۔

عدالت عالیہ کی طرف سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ دوسرا اپیلنٹ واحد مجاز اتھارٹی تھا جو اس کے اس اطمینان پر پہنچا کہ معاہدہ ختم ہونے کے جوابدہ تھا۔ اپیل نمبر 1 کے فیجنگ ڈائریکٹر کو دیے گئے اختیارات کی وجہ سے، وہ معاہدے کی خلاف ورزی کی سنگینی کے لحاظ سے ٹھیکیدار پر جرمانہ عائد کرنے کا بھی حقدار ہے۔

مد عالیہ یہ دعویٰ کرے گا کہ اگرچہ معاہدہ واضح طور پر ختم نہیں کیا گیا تھا، لیکن دوسرے اپیل کنندہ کے ذریعہ کام غیر قانونی طور پر کسی دوسری ایجنسی کو دوبارہ منحصر کیا گیا تھا۔ دوسرے اپیل کنندہ کی طرف سے مذکورہ فیصلے کی درستگی یا بصورت دیگر سوال میں تھا۔ لہذا، عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچی کہ جہاں تک اپیل نمبر 2 کے ذریعے معاہدے کو ختم کرنے کے تمام ارادوں اور مقاصد کا تعلق ہے، وہ ثالث کا کردار ادا نہیں کر سکتا۔

اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ ثالثی کے معاہدے میں فریقین کے درمیان وسیع اتفاق رائے ہونا چاہیے کہ تنازعات اور اختلافات کو گھریلو ٹریبونل کو بھیجا جانا چاہیے۔ مذکورہ ڈومیسٹک ٹریبونل کو غیر جانبدار ہونا چاہیے۔ یہ قانون کا ایک اچھی طرح سے طے شدہ اصول ہے کہ کوئی شخص اپنے مقصد کا خود جج نہیں ہو سکتا۔ یہ مزید اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ انصاف نہ صرف کیا جانا چاہیے بلکہ واضح طور پر ہوتا ہوا دیکھا جانا چاہیے۔

حقیقی تعصب ایک خود کارنا اہلی کا باعث بنے گا جہاں فیصلہ ساز کو کیس کے نتائج میں دلچسپی ظاہر کی گئی ہے۔ حقیقی جانبداری ایک ایسے ثالث کی نشاندہی کرتا ہے جو کسی فیصلے کو جانبداری یا جانبداری سے متاثر ہونے کی اجازت دیتا ہے اور اس طرح مدعی کو غیر جانبدار ٹریبونل کے ذریعے منصفانہ مقدمے کی سماعت کے بنیادی حق سے محروم رکھتا ہے۔

معاملہ نہ صرف حقیقی تعصب کے امتحان کو مطمئن کرتا ہے بلکہ حقیقی خطرے کے ساتھ ساتھ تعصب کے شکوک و شبہات کو بھی مطمئن کرتا ہے۔ دیکھیں کماؤں منڈل و کاس نغم لمیٹڈ بنام گر جاسٹنر پینٹ اور دیگران۔ [2001] 1 ایس سی سی 182۔

ڈی اسمتھ، وولف اور جوویل کی عدالتی نظر ثانی انتظامی کارروائی (صفحہ 527 پر پانچواں ایڈیشن) میں، قانون کو درج ذیل شرائط میں بیان کیا گیا ہے:

"تعصب کے مختلف ٹیسٹ اس طرح ایک اسپیکٹرم کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔ ایک سرے پر عدالت کا مطالبہ ہوگا کہ کسی فیصلے کو کالعدم قرار دینے سے پہلے تعصب ظاہر کیا جانا چاہیے۔ اسپیکٹرم کے دوسرے سرے پر، عدالت اس فیصلے پر حملہ کرے گی جہاں ایک معقول شخص کو مقدمے کے حالات سے معقول شک ہوگا کہ تعصب نے فیصلے کو متاثر کیا ہو۔ ان انتہاؤں کے درمیان "تعصب کا امکان" (یہ "اصل تعصب" ٹیسٹ کے قریب ہونا)، اور "تعصب کا امکان" (یہ معقول شک کے قریب ہونا) ہے۔

سرمانیکل جے مسٹل اور اسٹیورٹ سی بوئڈ کی دی لایونڈ پریکٹس آف کمرشل آر بیٹریشن ان انگلینڈ میں کہا گیا ہے:

"چونکہ تعصب سے متعلق قانون کے جنرل اصول اسی طرح ثالثی پر لاگو ہوتے ہیں جیسے دوسرے ٹریبونلز پر ہوتے ہیں، اور چونکہ ایسی مثالیں جو عدالت کی مداخلت کے لیے کافی سنجیدہ ہیں واقعی بہت کم ہوتی ہیں، اس لیے اس موضوع سے تفصیل سے نمٹنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

'رسل آن آر بیٹریشن'، 22 ویں ایڈیشن میں، قانون اس طرح بیان کیا گیا ہے:

4-030-"حقیقی اور ظاہری تعصب۔ حقیقی تعصب اور ظاہری تعصب کے درمیان فرق کیا جاتا ہے۔ حقیقی تعصب شاذ و نادر ہی قائم ہوتا ہے، لیکن واضح طور پر ہٹانے کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ زائد تر تعصب کا شبہ ہوتا ہے جسے مختلف طور پر ظاہری یا بے ہوش یا محسوب تعصب کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس طرح کے زیادہ تر معاملات میں، اکثر اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ چیلنج کرنے والا اس حد تک نہیں جاتا ہے کہ ثالث اصل میں متعصبانہ ہے، بلکہ یہ کہ تعصب کا کسی نہ کسی طرح کا معروضی اندیشہ موجود ہے۔"

4-032-مالی سود۔ کسی ایسے ثالث کے لیے ایک خود کارنا اہلی ہوتی ہے جس کا کسی فریق میں براہ راست مالی مفاد ہوتا ہے یا بصورت دیگر وہ فریق کے ساتھ اتنا قریب سے جڑا ہوا ہے کہ اسے واقعی اس کے اپنے معاملے میں جج کہا جاسکتا ہے۔"

5-052-غیر جانبدار ثالثی ایکٹ 1996 کی دفعہ 33 (1) میں کہا گیا ہے کہ ٹریبونل کو "غیر جانبدارانہ" طور پر کام کرنا چاہیے۔ ثالث کو بھی غیر جانبدارانہ پیش ہونا چاہیے اور اگر اس کی غیر جانبداری کے بارے میں جائز شکوک و شبہات ہیں تو یہ ثالثی ایکٹ 1996 کی دفعہ 24 (1)(a) کے تحت عدالت کے ذریعے اسے ہٹانے کی بنیاد فراہم کرے گا یا اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ ایوارڈ کو چیلنج کیا جاسکتا ہے۔"

مسٹر ویدی نے منوسوامی مدالیار کے کیس (سوپرا) پر پختہ انحصار کیا۔ اس معاملے میں ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت درخواست دائر کی گئی تھی۔ مزید برآں مذکورہ کیس کی حقیقت موجودہ کیس میں لاگو نہیں ہوتی ہے کیونکہ اس میں معاہدے کے ذریعے اصل کام شروع نہیں ہوا تھا۔ اس صورت حال میں رسک اور اخراجات کی شق کو نافذ کیا گیا تھا۔ اس میں صرف یہ دلیل اٹھائی گئی تھی کہ جیسا کہ مذکورہ شق چیف انجینئر نے لگائی تھی؛ سپرنٹنڈنٹ انجینئر اس کے

لیے کمتر اختیار ہونے کی وجہ سے انصاف کو مؤثر طریقے سے ختم کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوگا۔ اس صورت حال میں، اس عدالت نے درج ذیل قرار دیا تھا:

"یہ ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت نامزد ثالث کو ہٹانے کا معاملہ ہے جو عدالت کو ثالث کے اختیار کو منسوخ کرنے کا دائرہ اختیار دیتا ہے۔ جب فریقین معاہدہ میں داخل ہوئے تو فریقین معاہدے کی شرائط بشمول ثالثی کی شق کو جانتے تھے۔ فریقین اس اسکیم اور اس حقیقت کو جانتے تھے کہ چیف انجینئر برتر ہے اور سپرنٹنڈنٹ انجینئر مخصوص سرکل کے چیف انجینئر کے ماتحت ہے۔ اس کے باوجود فریقین نے اتفاق کیا اور ثالثی میں داخل ہوئے اور درحقیقت شروع میں اس وقت سپرنٹنڈنٹ انجینئر کے دائرہ اختیار میں پیش ہوئے، جو تاہم، ثالثی مکمل نہیں کر سکے کیونکہ ان کا تبادلہ ہوا اور ان کے جانشین بنے۔

ان حالات میں بیان کردہ حقائق پر کسی بھی تعصب کو معقول طور پر نہیں پکڑا جاسکتا اور نامزد ثالث کو ہٹانے کے لیے بنیاد بنائی جاسکتی ہے۔ ہماری رائے میں یہ بالکل بھی اچھی یا درست قانونی بنیاد نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ نامزد ثالث کے خلاف اس کی ایمانداری یا صلاحیت یا بدینتی یا موضوع کے معاملے میں دلچسپی یا تعصب کے معقول خدشات کے خلاف الزام نہ ہو، ایک نامزد اور متفقہ ثالث کو قانون کی دفعہ 5 کے تحت عدالت میں تفویض کردہ صوابدید استعمال میں نہیں ہٹایا جاسکتا اور نہ ہی اسے ہٹایا جانا چاہیے۔

یہاں اس طرح کی پوزیشن نہیں ہے۔

سیراج الدین کے معاملے (سوپرا) میں، یہ عدالت ثالثی قانون کی دفعہ 34 کے تحت ایک درخواست سے متعلق تھی۔ منعقد کیا گیا:

"۔۔۔۔۔ عدالت اصرار کرتی ہے، جب تک کہ فریقین کو پورے سودے بازی کی پابندی کرنے پر مجبور کرنے پر اس کے برعکس کافی وجہ نہ بنائی جائے، ایسا نہ کرنا معاہدے کے فریق کو منظوری اور توثیق کرنے کی اجازت دینا ہوگا، اور یہ غور ایسے معاملات میں مضبوط ہو سکتا ہے جہاں معاہدے کے تحت پیدا ہونے والے تنازعہ کو غیر ملکی ثالثی ٹریبونل میں پیش کرنے کا معاہدہ ہو۔۔۔۔۔"

مزید مشاہدہ کیا گیا:

"۔۔۔ عدالت عام طور پر فریقین سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ معاہدے کے وقت ٹریبونل کے معاہدے کے تحت پیدا ہونے والے تنازعات کو حل کرنے کا سہارا لیں۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ عدالت خود کو اپنے ادراک میں تنازعات کے سلسلے میں اپنے دائرہ اختیار سے دستبردار ہونے کا پابند سمجھتی ہے، وہ محض معاہدوں کے تقدس کو فروغ دینا چاہتی ہے، اور اس مقصد کے لیے مقدمے پر روک دعویٰ ہے۔۔۔"

مذکورہ معاملے میں ثالث کی طرف سے تعصب کا سوال زیر غور نہیں آیا۔

نارائن پرساد کے معاملے (سوپرا) میں، یہ عدالت ثالثی کے معاملے سے نہیں بلکہ شراب کی دکان میں معاہدے کے نفاذ کے سلسلے میں فریقین کے طرز عمل سے نمٹ رہی تھی۔ اس میں مدعا علیہ نے اپنی معاہدے کی ذمہ داری کو سامنے لانے کے لیے ایک رٹ پٹیشن دائر کی اور اس میں حاصل ہونے والی مذکورہ حقیقت کی صورتحال میں اس عدالت نے مشاہدہ کیا:

"۔۔۔ ایک شخص جو اپنی آنکھیں کھلی رکھ کر کچھ معاہدے کی ذمہ داریوں میں داخل ہوتا ہے اور پورے معاہدے پر کام کرتا ہے، اسے اس فیصلے کے مطابق مڑنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی، اور ان ذمہ داریوں کی صداقت یا ان قواعد کی صداقت پر سوال نہیں اٹھایا جاسکتا جو معاہدے کی شرائط کو تشکیل دیتے ہیں۔ آرٹیکل 226 کے تحت عدالت عالیہ کا غیر معمولی دائرہ اختیار، جو صوابدیدی نوعیت کا ہے اور صرف انصاف کے مفادات کو آگے بڑھانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، یقیناً پر ایسے افراد کی مدد میں استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ نہ انصاف اور نہ انصاف ان کے حق میں ہے۔"

کے۔ کے۔ مودی کے معاملے (سوپرا) میں، یادداشت معاہدہ کی شق 9 زیر غور آئی، جو درج ذیل شرائط میں تھی:

"مالیاتی اداروں کی مشاورت سے عمل درآمد کیا جائے گا۔ اس معاہدے کے نفاذ کے سلسلے میں تمام

تنازعات، وضاحتوں وغیرہ کے لیے، اسے چیئرمین، آئی ایف سی آئی یا اس کے نامزد افراد کے پاس بھیجا جائے گا جن کے فیصلے حتمی ہوں گے اور دونوں گروپوں پر پابند ہوں گے۔

یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ ثالثی کی شق نہیں ہے۔

ایک بار پھر پٹر چند کے معاملے (اوپر) میں جس پر مسٹر دویدی نے انحصار کیا ہے، مندرجہ ذیل شق کو ثالثی کی شق نہیں ٹھہرایا گیا تھا:

" ٹھیکیدار اور محکمہ کے درمیان کسی بھی تنازعہ کے لیے چیف انجینئر پی ڈبلیو ڈی جیوں و کشمیر کا فیصلہ حتمی اور معاہدے پر پابند ہوگا۔

جیسا کہ فوری معاملے میں، اپیل نمبر 2 کی طرف سے تعصب کا امتحان مکمل طور پر مطمئن ہے، اعتراض شدہ حکم دستیاب نہیں ہے۔ چونکہ دوسرے اپیل کنندہ کی طرف سے تعصب ثالث کے طور پر کام کرنے کے لیے اس کے دائرہ اختیار کی جڑ تک جاتا ہے، اس لیے پوری کارروائی کا لعدم ہے۔

چونکہ معاہدے پر عمل درآمد کے دوران دوسرے اپیل کنندہ کی طرف سے تعصب کی کارروائیاں پیدا ہوئیں، اس لیے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا یہاں مدعا علیہ نے اپنی آنکھیں کھلی رکھ کر معاہدہ کیا ہے یا نہیں۔ ایک ایسا حکم جس میں موروثی دائرہ اختیار کا فقدان ہو وہ کالعدم ہوگا اور اس طرح، معافی یا روک امر مانع تقریر مخالف طریقہ کار کے قانون کا ایسی صورت حال میں کوئی اطلاق نہیں ہوگا۔

یہ بیان کرنا دہرایا جائے گا کہ دوسرے اپیل کنندہ کی کارروائی خود سوال میں تھی اور اس طرح، بلاشبہ وہ اس اصول کے لحاظ سے فیصلہ نہیں دے سکتا تھا کہ کوئی بھی اپنے مقدمے کا جج نہیں ہو سکتا۔

مزید برآں جیسا کہ فاضل ماتحت جج نے، دیگر باتوں کے ساتھ، فیصلہ دیا کہ شق 60 ثالثی کا معاہدہ نہیں ہے، یہی ایکٹ کی دفعہ 39 (1) (i) کے تحت اپیل کا موضوع نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ اس طرح ثالثی کا معاہدہ ختم نہیں ہوا تھا۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر، اس اپیل میں کوئی میرٹ نہیں ہے جسے مسترد کر دیا گیا ہے۔ چونکہ مدعا علیہ پیش نہیں ہوا، اس لیے اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

ایس۔ کے۔ ایس

اپیل مسترد کر دی گئی۔